47396 ـ انٹرنیٹ کیفے کے مینجر کی ملازمت کا حکم

سوال

میں انٹر نیٹ کیفے (ایسی جگہ جہاں پر افراد انٹر نیٹ استعمال کرنے کے لیے کمپیوٹر اجرت پر حاصل کریں) کا مینجر ہوں، لیکن بعض لوگ انٹر نیٹ کا استعمال صحیح نہیں کرتے، بلکہ لڑکیوں کے ساتھ چیٹ کرتے ہیں اور ویڈیو کیمرہ کے ساتھ ایك دوسرے کو دیکھتے ہیں، اور بعض لوگ اسلامی ویب سائیٹس دیکھتے ہیں، اور بعض لوگ اپنا کام کرنے کے لیے آتے ہیں، اور بعض لوگ اپنے اہل و عیال کے ساتھ بات چیت کرنے آتے ہیں، تو کیا میری یہ ملازمت حرام ہے، یا کہ انٹر نیٹ استعال کرنے والے پر گناہ ہے؟
یہ علم میں رکھیں کہ کیفے میرا نہیں بلکہ میں ملازمت کرتا ہوں، یعنی میں اس سے منع نہیں کر سکتا، اور میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی کام بھی نہیں ہے، میں اس کام کا محتاج ہوں، کیونکہ کام کے مواقع بہت کم ہیں، ہو سکتا ہے میں چھ ماہ تك بغیر کام کے ہی بیٹھا رہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اس میں کوئی شك نہیں سب سے پہلے تو گناہ تو حرام کا ارتکاب کرنے والے پر ہے، چاہے وہ مشاہدہ حرام ہو یا لکھنا، یا بات چیت کرنا، لیکن اس کے ساتھ تعاون کرنے والے اور حرام کے ارتکاب میں آسانی اور سہولت پیدا کرنے والا بھی گناہ میں شریك ہے، جیسا کہ اس میں وہ شخص بھی ملحق ہو گا جو برائی کو دیکھے اور برائی سے منع نہ کرے، انٹرنیٹ کیفے کا حکم تفصیل کے ساتھ سوال نمبر (34672) کے جواب میں بیان کیا جا چکا ہے، آپ اسے پڑھ لیں.

(انٹرنیٹ کیفے میں ملازمت یا سرمایہ لگانا جائز نہیں، لیکن اگر وہ برائیوں اور خرابیوں سے خالی ہو تو ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اس طرح کہ نیٹ استعمال کرنے کے لیے آنے والوں کو حرام اور فحش ویب سائیٹس استعمال نہ کرنے دینا اور انہیں بند کر کے ناممکن بنانا، یا پھر اگر گاہك اسے استعمال کرنے کا اصرار کرے تو گاہك کو وہاں سے بھگا دینا، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی اور تقوی میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور برائی معصیت اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو المائدۃ (2).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں سے جو کوئی بھی برائی دیکھے اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو اسے اپنی زبان سے روکے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (48).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(دل کے ساتھ برائی روکنا اورمنع کرنا ہر ایك شخص پر فرض اور ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ برائی سے بغض رکھنا اور اسے برا جاننا، اورناپسند کرنا، اور ہاتھ اور زبان سے منع نہ کر سکنے کی عدم استطاعت کے وقت برے لوگوں سے جدا ہو جانا). انتھی

ماخوذ از: الدرر سنية في الاجوبة النجدية (16 / 142).

اور جب اس کیفے پر کنٹرول کرنا ممکن نہ ہو، اور اس سے برائی ختم کرنا، اور اس سے منع کرنا ممکن نہ ہو تو گناہ اور معصیت و نافرمانی میں پڑنے سے بچتے ہوئے کیفے کھولنا جائز نہیں ہے.

لھذا اگر آپ اس کیفے میں برائی سے منع نہیں کرسکتے تو پھر اپنے آپ کو اس سے نجات دلائیں، اور معصیت و نافرمانی کرنے والوں کو چھوڑ دیں، کیونکہ آپ اس خطرہ سے خالی نہیں رہ سکتے کہ ان پر اللہ تعالی کا غضب اور ناراضگی نازل ہو، اس لیے اس کے علاوہ کوئی اور مباح اور جائز کام تلاش کر لیں، جس سے آپ حلال روزی کماسکیں.

ہم آپ کو اللہ تعالی کا یہ فرمان یاد دلاتے جائیں کہ:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ جب تم اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ اس وقت تك نہ بیٹھو جب تك کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، (اگر تم بیٹھو گے تو) تم بھی انہیں جیسے ہو گے، بلا شبہ اللہ تعالی منافقوں اور کافروں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہےالنساء (140).

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

فرمان باری تعالی:

تو تم اس مجمع میں ان کے ساتھ اس وقت تك نہ بیٹھو جب تك کہ وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں.

يعنى كفر كے علاوه دوسرى باتوں ميں.

(اگر تم بيٹھو گے تو) تم بهى انہيں جيسے ہو گے.

تو يہ اس بات كى دليل ہے كہ جب گناه اور معصيت ظاہرا ہو تو معاصى اور گناه كرنے والوں سے اجتناب كرنا واجب ہے؛ كيونكہ جو ان سے اجتناب نہيں كرتا اور ان كے ساتھ بيٹھتا ہے، وه ان كى معصيت اور فعل پر راضى ہے، اور كفر پر رضامندى كفر كا ارتكاب ہے، اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

(اگر تم بيٹھو گے تو) تم بهى انہيں جيسے ہو گے.

لهذا جو شخص بهى معصيت و نافرمانى والى مجلس اور جگہ ميں بيٹھے اور برائى كو نہ روكے تو وه بهى ان كے ساتھ گناه ميں برابر كا شريك ہے.

يہ ضرورى ہے كہ جب وه معصيت اور گناه كى بات اور اس پر عمل كريں تو انہيں اس سے منع كيا جائے، اور اگر وه انہيں روك نہيں سكتا تو اسے وہاں سے اٹھ جانا چاہيے، تا كہ وه بهى اس آيت ميں مذكور لوگوں ميں سے نہ ہو جائے.

عمر بن عبد العزيز رحمہ اللہ تعالى سے بيان كيا جاتا ہے كہ: انہوں نے شراب نوشى كرنے والے كچھ لوگوں كو پكڑ ليا، تو حاضرين ميں سے ايك شخص كے باره ميں ان سے كہا گيا كہ: وه تو روزه سے ہے، تو انہوں اس كى تاديب زياده كى (يعنى اسے سزا اور تعزير سخت دى) اور يہ آيت تلاوت كى:

(اگر تم بيٹھو گے تو) تم بهى انہيں جيسے ہو گے.

يعنى معصيت ونافرمانى پر راضى ہونا بهى معصيت و نافرمانى ہى ہے، اور اسى ليے معصيت كا ارتكاب كرنے والے اور اس پر راضى ہونے والے شخص كو گناہوں كى سزا دى جاتى ہے، حتى كہ وه سب ہلاك ہو جاتے ہيں. اهـ

ديكهيں: تفسير القرطبى (5 / 418).

پهر خدشہ ہے كہ ان جيسى جگہوں پر كام اور ملازمت كرنے والے شخص كا ايمان كمزور ہو جائے، اور اس كے دل سے غيرت نامى چيز ہى جاتى رہے، اور ہو سكتا ہے شيطان اسے معصيت و نافرمانى كرنے كى دعوت ہى دے ڈالے.

اللہ تعالى كا فرمان ہے:

اے ایمان والو! شیطان کی پیروی اور اتباع نہ کرو، اور جو کوئی بھی شیطان کی پیروی اور ابتاع کرے تو وہ تو بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا.

اور پھر یہ بات بھی آپ کے علم میں ہونی چاہیے کہ جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے، اللہ تعالی اسے اس کے عوض میں اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے، اور پھر جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، فرمان باری تعالی ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اس کا وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی بھی اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا، اور اللہ تعالی نے ہر چیز کا ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو حلال اور پاکیزہ کام سے نوازے، اور اس میں آپ کے لیے برکت پیدا فرمائے.

واللہ اعلم .